ھفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان



کراماتِ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 324 صفحات پر مشتمل کتاب ”152 رحمت بھری حکایات“ کے صفحہ نمبر 251 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا شیخ حسین بن احمد کوّاز بِسْطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں خواب میں ابُو صالح مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھنا چاہتا ہوں، چُنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پوچھا: اے ابُو صالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے تو فرمایا: اے ابُو حَسَن! اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کثرت نہ کی ہوتی، تو میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (1)

اپنے خَطا واروں کو اپنے ہی دامَن میں لو کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

1…152 رحمت بھری حکایات، ص ۲۵۱

ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ”بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً“ [2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

منْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاکِمِ سبز وار کی توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَفَرِ ہِنْد کے دَوران جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گُزر عَلاقہ سبز وار (موجودہ صوبہ خُراسان رضوی ایران) سے ہوا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں ایک باغ میں قیام فرمایا، جس کے وَسْط میں ایک خُوش نُما حوض تھا۔ یہ باغ حاکم سبز وار کا تھا، جو بہت ہی ظالم شخص تھا، اُس کا معمول تھا کہ وہ اپنے اِس باغ میں آکر شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور وغُل مچایا کرتا تھا۔ جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نوافل اَدا کرنے کیلئے اس باغ میں موجود حوض سے وُضو کرنے لگے، تو مُحافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں، کہیں حاکم آپ کو کوئی نُقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میرا حافِظ وناصِر (یعنی حفاظت ومَدَد فرمانے والا) ہے۔ اِسی دَوران حاکم باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حوض کی طرف آیا، جب اُس نے اپنی عیش و عشرت کی جگہ پر ایک اجنبی دَرویش (یعنی صاحبِ معرفت) کو دیکھا تو آگ بگولا (یعنی غصے سے لال) ہوگیا اور اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اُس کی کایاپلٹ دی۔ حاکم، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جلال کی تاب نہ لاسکا اور بے ہوش ہوکر زمین پر گِر پڑا۔ خادموں نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، جُوں ہی ہوش آیا فوراً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گِر کر بُرے عقیدوں اور گناہوں سے تائب ہوگیا اور آپ کے دستِ مُبارَک پر بیعت ہوگیا۔

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی انفرادی کوشش سے حاکمِ سبزوار نے ظُلم اور زور زبردستی سے جمع کی ہوئی ساری دولت، اصل مالکوں کو لوٹا دی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہنے لگا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیوضِ باطنی سے مالامال کرکے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رخصت ہوگئے۔(1)

ہر چیز ملی جامِ مَحَبَّت جو پِلایا دُنیا کی حکومت دو نہ دولت دو نہ ثَروت
خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا قدموں سے لگا لو مجھے قدموں سے لگا لو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص532)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!! دیکھا آپ نے کہ خواجۂ خواجگان، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر ارفع و اعلیٰ شان و شوکت والے تھے۔یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامت تھی کہ آپ کی نگاہِ ولایت، جب ایک ظالم و جابر اور شرابی شخص پر پڑی، تو اُس کے دل کی دُنیا زیر وزبر ہوگئی اور وہ اپنے گُناہوں اور بُرے عقیدوں سے تائب ہوکر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت کی برکت سے پرہیز گاروں میں شامل ہوگیا۔

ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا اِستقامت مذہبِ اسلام پر مِل جائے کاش!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب سلطانُ الْعارِفِین، خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مختصر حالاتِ زندگی کے بارے میں سُنتے ہیں:

وِلادتِ باسعادت

1...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۱۱ ملخصاً

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدِّین حسن سَنْجَری چشتی اَجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۵۳۷ھ میں ایران کے عَلاقے ''سَنْجَر'' میں پیدا ہوئے۔[1]

نام و سلسلۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اسمِ گرامی حسن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی و حسینی سَیِّد ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَلقاب بہت زیادہ ہیں، مگر مشہور و معروف اَلقاب میں مُعینُ الدِّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الہِنْد، وارثُ النبی اور عطائے رسول وغیرہ شامل ہیں۔

یا مُعینَ الدِّین اجمیری! کرم کی بھیک دو
از پئے غوث و رضا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص536)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدین کریمین

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت سَیِّد غیاثُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار ''سنجر'' کے اَمیروں اور سرداروں میں ہوتا تھا، اِنْتہائی مُتَّقِی و پرہیز گار اور صاحبِ کرامت بُزرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ، بی بی ماہ نُور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی اکثر اوقات عبادت و رِیاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتون تھیں۔[2] جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ (15) سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ مُحترم کا وِصالِ پُر ملال ہو گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکی (یعنی پانی کی مدد سے چلنے والی آٹا پیسنے کی چکی) ملی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص۳۴۵

2 . . . اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۶، ملخصًا

اسی کو ذریعۂ مُعاش بنالیااور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کو پانی دیتے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ وہی باغ تھا جس میں ایک ولی کا اَدب و اِحترام اور ان کی خدمت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وِلایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمادِیا۔ جیساکہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"خوفناک جادوگر"** کے صفحہ 10 پر فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مَجْذُوب حضرت سیِّدُنا ابراہیم قَندوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں داخِل ہوگئے۔ جُوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے اُس مقبول بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے دست بوسی کی اور نہایت ہی اَدَب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا، پھر اُن کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خَوشہ انتہائی عاجِزی کے ساتھ پیش کِیااور دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خُوش ہوکر بغل سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور چباکر خواجہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُوں ہی حَلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باغ، پن چکی اور سازو سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقَراء ومساکین میں تقسیم کردی اور حُصولِ علمِ دین کی خاطِر راہِ خُدا کے مسافِر بن گئے۔[2]

اِستقامت مذہبِ اسلام پر مِل جائے کاش!
ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص538)

1... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

2... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلطانُ الہند کے سفر

سُلطانُ الہِند حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 15 برس کی عُمر میں حصولِ علم کیلئے سفر اِختیار کِیا اور سَمرقَنْد میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شَرَفُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بار گاہ میں حاضر ہو کر با قاعدہ علمِ دین کا آغاز کِیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کِیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلوم حاصل کئے۔[1] مگر جیسے جیسے علمِ دین حاصل کرتے گئے، ذوقِ علم بڑھتا گیا، چُنانچہ علم کی پیاس بجھانے کیلئے بُخارا کارُخ کِیا اور شُہرۂ آفاق عالِمِ دین مولانا حُسامُ الدِّین بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگردی اِخْتیار کی اور پھر انہی کی شفقتوں کے سائے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی میں اُس وقت کے رائج تمام دینی عُلوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سَمرقند اور بُخارا میں مجموعی طور پر تقریباً پانچ (5) سال حُصولِ علم کیلئے قیام فرمایا۔[2] بہر حال اِس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی، مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا، اس کی تسکین ابھی باقی تھی چُنانچہ

مُرشدِ کامل کی تلاش میں بُخارا سے حجاز کا رختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان ،ایران) کے نواحی علاقے "ہارَوَن" سے گُزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا خواجہ عُثمان ہارَوَنی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چرچا سنا تو فوراً حاضرِ خدمت ہوئے اور اُن کے دستِ حق پرست پر بیعت کرکے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہو گئے۔[3] الغرض آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساری زندگی رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشاداتِ عالیہ کو عام کرنے کیلئے وقف فرمادی تھی۔

1...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً

2...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً

3...مرآۃ الاسرار، ص۵۹۴ ملخصاً

تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبَّت میں مَروں
ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذوقِ عبادت اور سادگی

حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی متقی و پرہیز گار تھے اور کیوں نہ ہو کہ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ولیوں کی علامت پرہیز گاری بھی بیان فرمائی ہے جیسا کہ ارشادِ رَبّانی ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔ (پ ۱۱، یونس: ۶۲-۶۳)

چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پرہیز گاری کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ باوُضُو رہنے کے عادی تھے، اکثر و بیشتر یادِ الٰہی میں گم رہتے اور آنکھیں بند رکھتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شوقِ تلاوت اور ذوقِ عبادت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہر دن اور ہر رات میں ایک ایک بار ختمِ قرآن فرمایا کرتے، نیز ہر ختمِ قرآن پر ہاتِفِ غیبی سے آواز آتی کہ ہم نے تمہارا ختمِ قرآن قبول فرمالیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی راتیں عبادت میں گُزرتیں اور دِن روزے کی حالت میں گُزرتے تھے، صرف شام کے وقت تھوڑی سی، سُوکھی روٹی پانی میں بھگو کر تناوُل فرمالیا کرتے، اکثر عشاء کے وُضو سے فجر کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے، سادگی کا یہ عالَم تھا کہ پیوند لگے ہوئے، مگر صاف سُتھرے کپڑے زیبِ تَن کِیا کرتے تھے۔[1]

---

1 ... سیر الاقطاب، ص۱۳۶ ملخصًا

دِل سے دُنیا کی محبت کی مصیبت دُور ہو
دیدو عشقِ مُصطفےٰ خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روضۂ اقدس سے مُعینُ الدِّین کا لقب

جب حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنْجَری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پیر و مُرشِد حضرت سَیِّدُنا خواجہ عُثمان ہارَوَنی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فُیُوض و بَرَکات حاصل کر کے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے وِلایت کے مرتبے پر فائز ہوگئے، تو اُن کی اِجازت سے سفر پر روانہ ہوگئے، دَورانِ سَفَر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھی قیام فرماتے، اگر وہاں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذرا بھی شہرت ہو جاتی تو کہیں اَور تشریف لے جاتے، یوں مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مَکّۂ مُکَرَّمَہ پہنچے اور کچھ روز وہاں قیام کرنے کے بعد مدینہ منوّرہ چلے آئے اور روضَۂ رسول کی زیارت سے مشرّف ہوئے اور اسی کے قریب مقیم ہوگئے، ایک روز سیِّدُ الْمُرسَلین، خَاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے یہ بشارت ملی کہ اے مُعینُ الدِّین تُو ہمارے دِین کا مُعین (یعنی دِین کا مدد گار) ہے، تجھے ہِند کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہو گی اور اسلام کی رونق میں اِضافہ ہو گا۔[1] چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا سلطانُ الہِند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینۃُ الہِند اجمیر شریف تشریف لائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُسلسل کوششوں سے لوگ جُوق دَر جُوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... سیر الاقطاب ص ۱۴۲ مفہوماً و ملخصًا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سر زمینِ ہِند میں برسوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی جاتی تھی، ظُلم و سِتم، حق تلفی اور قتل و غارت کو عزّت و شان تصوّر کیا جاتا تھا، چُنانچہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر جب حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہِند کی سرزمین پر تشریف لائے تو اس کے اجنبی ماحول اور پُر خَطر حالات میں اِستقامت کا پہاڑ بن کر باطل قوّتوں کا مقابلہ کِیا، بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُسلسل کوششیں رنگ لائیں اور ہِند میں ہر طرف اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ خواجۂ ہِند حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب ہِند میں اسلام کی شمع روشن کرنے تشریف لائے، تو اپنے ساتھ لشکرِ جرّار، تیر و تلوار یا کسی بھی قسم کا ہتھیار ہر گز ہر گز ساتھ نہ لائے، بلکہ اسلامی ثقافت، حُسنِ اَخلاق اور بلند کردار ساتھ لے کر آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آیاتِ قُرآنیہ، احادیثِ نَبَوِیّہ اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کے ذریعے لوگوں کی اِصلاح فرمائی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارَک مجالس میں شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کی طرف لوگوں کو مُتوجّہ کِیا جاتا نیز فرائض و سنّت، پاکیزگی و طہارت، صِدق و اِخلاص، خوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے اور مخلوقِ خُدا کی خِدمت و محبت کا درس دیا جاتا تھا۔ جیسا کہ

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں یہ سوال کِیا کہ وہ کونسا نیک عمل ہے، جو بندے کو عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھے گا؟ تو ارشاد فرمایا: بے بسوں کی مدد کرنا، ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے اندر تین (3) خصلتیں ہوں گی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوست رکھے گا (1) دریا جیسی سخاوت (2) آفتاب جیسی شفقت اور (3) زمین جیسی تواضع اور عاجزی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سیر الاقطاب، ۱۴۰ بتغیر قلیل

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت سی ظاہری و باطنی خُوبیوں کے مالک ہونے ساتھ ساتھ نہایت ہی عظمت و شان والے بُزرگ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگُزیدہ ولی بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ فیض کی بدولت نہ صرف بہت سے گُناہ گاروں نے توبہ کی بلکہ لاکھوں غیر مُسلموں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ حق پرست پر اسلام بھی قبول کیا۔ آیئے! خواجہ صاحب کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں، مگر اس سے پہلے کرامت کی تعریف بھی ذہن نشین کر لیجئے۔ چُنانچہ

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت بات صادر ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔[1] نیز کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کرامتِ اولیاء حق ہے، اس کا مُنکِر (یعنی اِنکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2] شیخ الحدیث حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ المُصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: مُؤمِن مُتَّقِی سے اگر کوئی ایسی نادِرُ الوجود و تعجب خیز چیز صادر و ظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو "کَرَامَت" کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے اِعلانِ نبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرہَاص" اور اِعلانِ نبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں اور اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مُطابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو "اِستِدرَاج" کہا جاتا ہے۔[3] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً

1... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

2... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۲۶۹

3... کراماتِ صَحابہ، ص۳۶

ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[(1)]

ولی کی تعریف

حضرت سَیِّدُنا علّامہ سعدُالدِّین مسعود بن عُمر تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ولی اس شخص کو کہتے ہیں جو مُمکنہ حد تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی صفات کی معرفت (یعنی پہچان) رکھتا ہو، عبادات کی پابندی کرتا ہو اور ہر قسم کے گناہوں، لذّات اور شہوات سے بچتا ہو۔[(2)]

تُو اپنی ولایت کی خیرات دے دے مرے غوث کا واسطہ یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے اب خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند ایمان افروز کرامات سُنتے ہیں۔

بے گُناہ مقتول کو دوبارہ زندہ کر دیا

ایک مرتبہ کسی حاکم نے ایک شخص کو بے گُناہ سُولی پر چڑھوا دیا۔ مقتول کی ماں روتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں فریاد کے لئے حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ حاکم نے میرے لڑکے کو ناحق پھانسی دے دی ہے، خُدا کے واسطے میری مَدَد کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس وقت وُضُو کر رہے تھے، فریاد سُن کر اپنا عصا مُبارَک ہاتھ میں لیا اور اُس عورت کے ساتھ اس کے مقتول بیٹے کی طرف روانہ ہو گئے، مُرِیدِین بھی ساتھ ساتھ چل دیئے کہ دیکھیں آج پردۂ غیب سے کیا واقعہ رُونما ہوتا ہے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس مقتول کے پاس پہنچے تو کچھ دیر تک خاموش کھڑے اُس کی لاش کو دیکھتے رہے اور پھر عصا کے ذریعے اُس کی گردن کو چُھو کر ارشاد فرمایا کہ اے مظلوم! اگر واقعی تجھے

---

1 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص ۴۶

2 . . . شرح العقائد، کرامات الاولیاء حق، ص ۳۱۳

بے قُصور مارا گیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ زبانِ مُبارَک سے اِن الفاظ کا نکلنا تھا کہ مُردہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر گیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے اپنی ماں کے ساتھ جانے کی اِجازت دی اور پھر اپنے مُریدوں سے فرمایا کہ بندۂ مومن کا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اتنا تَعَلُّق تو ضرور ہونا چاہئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کوئی درخواست کرے تو وہ قبول ہو جائے۔ (1)

کاش! قِسمت سے مدینے میں شہادت پاؤں میں

ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص539)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاجُ الْعاشِقین، سُلطانُ العارِفین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو دُور دراز کی آوازیں سُننے کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب و مُقرَّب اَولیاء میں سے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے اپنا محبوب بنالیتا ہے تو، بطفیلِ مُصْطَفٰے اُس کیلئے دُور و نزدیک کی آوازیں سُننا یا چیزیں دیکھ لینا، ذرا بھی مُشکل نہیں رہتا۔ جیسا کہ،

محبوبانِ خُدا کا مقام

تاجدارِ حَرَم، سَراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی رکھی، میں نے اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کِیا، میرے کسی بندے نے فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کِیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور

1 . . . سِیَرُ الاَقطاب، ص ۱۴۲ ملخصًا

جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اُسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے، تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا امام فخر الدِّین رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ قُدسی کا معنیٰ اور منصبِ محبوبیّت کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: بندہ جب نیکیوں کی پابندی کرتا ہے، تو وہ ایسے بلند مقام پر جا پہنچتا ہے کہ جس کے مُتَعَلِّق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اُس کے کان اور آنکھیں بن جاتا ہوں (اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے بندے کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کے جلال کا نُور جب اُس بندۂ محبوب کے کانوں میں سَرایت کرتا ہے، جس کی برکت سے وہ دُور و نزدیک کی ہر آواز کو سُن لیتا ہے، جب وہ نُور اس کی آنکھوں میں سَرایت کرتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کی ہر چیز کو مُلاحَظہ کر لیتا ہے اور یہی نُور جب بندۂ محبوب کے ہاتھوں میں جلوہ گر ہوتا ہے، تو وہ دُور و نزدیک کے مُشکل سے مشکل (اور انتہائی حیرت انگیز قسم کے) اُمور سَرانجام دینے پر بھی قادر ہو جاتا ہے۔ [2] آیئے! دُور دراز کی آواز سُن لینے کے مُتَعَلِّق تاجُ الْمقرَّبین، رہنمائے کاملین حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چُنانچہ،

دُور کی آواز کو بھی سماعت فرمالیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کے صفحہ 67 پر ہے کہ جس وقت حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغدادِ مُقدَّس

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث: ۶۵۰۲، ۲۴۸/۴

2 ... تفسیرِ کبیر، الکھف، تحت الآیۃ: ۹ تا ۱۲، ۴۳۶/۷

میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی جوانی کے دنوں میں خراسان کے پہاڑوں میں عبادت کرتے تھے، وہاں بغداد شریف میں ارشاد ہوتا ہے اور یہاں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سر جھکالیا اور اتنا جُھکایا کہ سر مُبارَک زمین تک جاپہنچا پھر فرمایا: بَلْ قَدَمَاكَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ آپ کے دونوں قدم میرے سَر اور میری آنکھوں پر بھی ہیں۔

جب سے تُو نے قَدَم غَوث لیا ہے سَر پر ۔۔۔ اَوْلیا سَر پر قدم لیتے شاہا تیرا

نہ کیوں کر سَلْطَنَت دونوں جہاں کی اُن کو حاصل ہو ۔۔۔ سَروں پر اپنے لیتے ہیں جو تَلْوَا غَوثِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین اَجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان و عظمت اور مَحَبَّت و عقیدت سے سینوں کو پُرنُور کرنے، فیضانِ اَولیاء سے فیضیاب ہونے اور اپنے دل میں علم و عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ درس و بیان کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والوں کی بھی کیا خُوب شانیں ہوتی ہیں، چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دِیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری فرمانبرداری کی طرف بُلایا وہ قِیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہو گا۔(1) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دین کا قُطبِ اعظم ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دین کی تمام چیزیں وابَستہ ہیں) اِسی اَہَم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ

---

1 . . . حِلْیَۃُ الْاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶، رقم: ۷۷۱۶ ملتقطاً

وَالسَّلَام کو مَبعُوث فرمایا۔[1] آیئے بطورِ ترغیب چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں چُنانچہ

رانا بدمَعاش

صوبہ اُترانچل (ہِند) کے ایک بیس(20)سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دِیا وہ کچھ تبدیلی کے ساتھ پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعِث کم و بیش چودہ(14)سال کی عُمر ہی سے جرائم کی دلدل میں پھنس چُکا تھا۔ شراب پینا اور عورتوں کا پیچھا کرنا، میرا محبوب مشغلہ تھا۔ پھر میں نے بدمَعاشی شروع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مارپِیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا، یہاں تک کہ میں **"رانا بدمَعاش"** کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عُمر میں ضَرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے درپے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دَھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے، مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کَرتُوت دن بدِن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے کنارے پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو **چوک درس** دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر **"فیضانِ سنّت"** لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحبّت کے ساتھ مُلاقات کی اور اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فیضانِ سنّت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، لہٰذا میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے **"جنک پور"** پہنچا اور مزید تین(3) دن کیلئے راہِ خُدا میں **"جگن ناتھ پور"** جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک درس اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت کی بَرَکت سے** میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کر لی۔ دُعا

---

1 . . . اِحیاءُ العُلوم، کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر، ۲/۳۷۷

فرمایئے کہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِستقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقلاب سے بے اِنتہا خُوش ہیں۔ والِدۂ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لئے خُوب دُعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر سر کارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔

بَخْت کُھل جائیں گے ، قافِلے میں چلو جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آگ مُعینُ الدِّین کی جُوتی کو بھی نہ جلا سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اب ایک ایسی کرامت سُنتے ہیں کہ جس کی برکت سے کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں میں شامل ہوگئے ۔ چنانچہ

ایک مرتبہ کچھ غیر مُسلم حضرت خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں مُلاقات کیلئے حاضر ہوئے، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن پر نگاہ ڈالی تو آپ کی ہیبت کی وجہ سے وہ لوگ کانپنے لگے اور اُن کے چہرے پیلے پڑ گئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُنہیں غیرُ اللّٰہ کی عبادت سے باز آنے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: جب تک خُدا تعالیٰ کی عبادت نہ کرو گے، دوزخ کی آگ سے چھٹکارا نہیں پاسکتے۔ قریب ہی آگ بھی روشن تھی، لہٰذا انہوں نے کہا: اے خواجہ! آپ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں نا، اگر یہ آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مُسلمان ہوجائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے یہ آگ مُعینُ الدِّین کو تو کیا، اُس کی جُوتی کو بھی نہیں جلائے گی، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈال دیں اور فرمایا: اے آگ! مُعینُ الدِّین کی جُوتیوں کی حفاظت کرنا، یہ کہنا تھا کہ اُسی وقت آگ ٹھنڈی ہو گئی اور وہاں موجود تمام

لوگوں نے یہ غیبی آواز سُنی کہ **"آگ کی کیا مجال جو میرے دوست کے جُوتے جلا سکے"** یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر وہ سب کے سب غیر مُسلِم کلمہ پڑھ کر مُشرَّف بہ اسلام ہوگئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اَولیائے کاملین بن گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک مذہبی پیشوا کا قبولِ اسلام

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چالیس (40) عقیدت مندوں کے ساتھ جب ہِنْد کے شہر اجمیر تشریف لائے تو پہلے پہل شہر کے باہر ایک میدان میں درخت کے سائے میں پڑاؤ کیا، مگر چونکہ وہاں اَجمیر کے ایک غیر مُسلم راجہ کے اونٹوں کو بٹھایا جاتا تھا، لہٰذا راجہ کے آدمیوں کے کہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں سے اُٹھ گئے اور اَجمیر کے **"اَنا ساگر"** نامی مشہور تالاب پر آکر سکونت اختیار فرمائی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوگئے، مگر وہاں بھی راجہ کے ساتھیوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تکلیفیں دینا شُروع کر دیں، حتّٰی کہ ایک بار تو راجہ کے ساتھیوں کے دلوں میں نفرت وعداوت کی ایسی آگ بھڑکی کہ وہ بدبخت ہتھیاروں سے لیس ہو کر حملہ آور ہوئے، اُس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول تھے، نماز سے فراغت کے بعد جب خُدّام نے بے چینی کے عالم میں آپ کو اِس بارے میں بتایا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُٹّھی بھر خاک اُٹھائی اور آیۃُ الکرسی پڑھ کر اُس پر دم کِیا اور اُن شَر انگیزوں کی طرف پھینک دی، وہ مِٹّی جس شخص پر بھی پڑی، وہ بے حِس و حرکت ہو کر گِر پڑا، جب اُن کے ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو گھبرا کر وہاں سے بھاگ گئے اور اپنے ایک مذہبی پیشوا کے سامنے جا کر سارا ماجرا بیان کِیا اور اُس سے مَدَد کی درخواست کی، پہلے تو وہ خاموش رہا، پھر کچھ دیر بعد کہنے لگا کہ یقیناً وہ دَرویش اپنے مذہب میں بہت بڑا بُزرگ اور صاحبِ کمالات ہے، لہٰذا اُس کا مُقابلہ صرف جادو کے

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

ذریعے ہی کیا جاسکتا ہے، پھر اُس نے اُن سب کو ایک منتر سکھا کر کہا کہ میرے ساتھ چلو اور اِس منتر کو پڑھتے رہنا، جب وہ لوگ اَنا ساگر کے قریب پہنچے تو اپنے مذہبی پیشوا کے پیچھے کھڑے ہو کر منتر پڑھنے لگے، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید نے اُنہیں منتر پڑھتے دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اطلاع دی، آپ نے فرمایا کہ ان کا باطل جادُو ہم پر ہرگز اثرانداز نہیں ہو سکتا، بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا یہ مذہبی پیشوا راہِ راست پر آجائے گا، یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں مشغول ہو گئے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُن کی طرف نظر فرمائی، تو اُن کا پیشوا تھر تھر کانپنے لگا اور اُس کے مُنہ سے رَحِیْم رَحِیْم کی آوازیں نکلنے لگیں، جب اُن غیر مُسلموں نے یہ سُنا تو اُس کو بُرا بھلا کہنے لگے، اُن کے ملامت کرنے پر وہ غصّے میں آگیا اور جو بھی چیز ہاتھ لگی، اُس سے اپنے ہی ساتھیوں پر حملہ کرنے لگا، جس کی وجہ سے وہ سب جان بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، حضرت سَیِّدُنا خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے عقیدت مند خاموشی سے ایک طرف کھڑے یہ سارا منظر دیکھتے رہے، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے خادم کے ہاتھ پانی سے بھرا ہوا ایک پیالہ اُسے پینے کے لئے دیا، جسے پیتے ہی اس کے دل سے کُفر و شِرک کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور وہ دوڑ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گِر کر اسلام لے آیا، اسلام لانے کے بعد اُس نے حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نُورانی حُسن و جمال کو دیکھ کر مجھے شادی (یعنی خُوشی) محسوس ہوئی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ چلو اسی وجہ سے آج سے ہم تمہارا نام شادی رکھتے ہیں۔ (1)

دل سے دُنیا کی مَحبَّت کی مُصیبت دُور ہو — دیدو عشقِ مُصطفٰے خواجہ پِیا خواجہ پِیا
تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبَّت میں مَروں — ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پِیا خواجہ پِیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سِیَرُ الاَقطاب، ص۱۴۳ تا ۱۴۴ ملخصاً

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کا اندازِ تبلیغ بھی کس قدر عالی شان ہوتا ہے کہ یہ حضرات مُشکل سے مُشکل حالات میں بھی صبر و اِسْتِقامت کا دامن ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، بلکہ راہِ خُدا میں آنے والی تکالیف کو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی مرضی سمجھ کر خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے منزلِ مقصود کی جانب بڑھتے رہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مزاراتِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی دُھومیں مچانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دِلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت وعقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے کم وبیش 200 مُمالک میں مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دُنیا میں مُنَظَّم طریقے سے مَدَنی کام کرنے کیلئے 100 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مزاراتِ اولیا"** بھی ہے، اس شعبے کے ذِمہ داران دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے مزاراتِ مُبارَکہ پر حاضر ہوکر مُختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں، مثلاً حتَّی المَقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکرونعت کا اِنعقاد کرنا ، مزارات سے مُلْحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے ٹھہرانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضُو ، غُسل، تَیَمُّم، نماز اور اِیصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات وہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے، اَیَّامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر اِیصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنے

نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سجّادہ نشین، خُلفا اور مزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً مُلاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ مُلک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص315)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اور کرامت کے بارے میں سُنتے ہیں کہ جس میں آپ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ایک غیر مُسلم راجہ کے اِقتدار کے زوال کی پیشگی خبر ارشاد فرمائی چُنانچہ،

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

اجمیر کے راجہ نے سلطنت کے بل بُوتے پر جب مُسلمانوں کو تکلیفیں دینا شروع کیں، تو اُس کے کُفر سے باز نہ آنے اور مُسلمانوں پر بِلاوجہ ظُلم و ستم ڈھانے کی وجہ سے ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جلال میں آکر اس کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ باز نہیں آتا تو زندہ حالت میں لشکرِ اِسلام کے حوالے کر دیا جائے گا اور پھر یہی ہوا چُنانچہ

سُلطان شہابُ الدِّین غوری نے ایک خواب میں اپنے آپ کو خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے پایا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے شہابُ الدِّین، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے ہِند کی بادشاہت عطا فرما دی ہے، لہٰذا یہاں آکر اس ظالم راجہ کو کیفرِ کردار تک پہنچا، جب سُلطان شہابُ الدِّین نے بیدار ہو کر اپنے دربار کے مُعَزَّز لوگوں کے سامنے یہ خواب بیان کیا تو سب نے اُسے ہِند کی فتح یابی کی مُبارَک باد دی، چُنانچہ وہ اپنی فوج کے ساتھ ہِند کی طرف روانہ ہوا اور اجمیر پہنچ کر اُس نے راجہ کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں، جن کے نتیجے میں راجہ کو بالآخر عبرتناک شِکست ہوئی اور خواجہ صاحب رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کے مُطابق اُسے زندہ گرفتار کرکے سُلطان غوری کے سامنے پیش کر دیا گیا۔[1]

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجۂ خواجگان، خواجۂ اجمیر حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کرامت کے ذریعے رات کے مختصر حصّے میں اجمیر شریف سے ہزاروں مِیل دُور، مکّۂ مکرمہ کی پُر کیف فضاؤں میں تشریف لے جاتے اور پوری رات طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول رہتے اور پھر فجر سے پہلے پہلے اپنے حُجرے میں واپس تشریف لے آتے چُنانچہ

ہر رات طوافِ خانۂ کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 31 صفحات پر مشتمل رسالے **"فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کے صفحہ 24 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت، اگر حج یا عُمرے کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کیلئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حُجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللہ شریف حاضر ہوکر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آکر باجماعت نمازِ فجر اَدا فرماتے ہیں۔[2]

حج کی مل جائے سعادت سبز گنبد دیکھ لُوں ہاتھ اُٹھا کر کر دُعا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر انسان جب اس دارِ فانی سے کُوچ کر جاتا ہے، تو اُس

1... سِیَرُ الاقطاب، ص۱۴۸۔ انیسُ الاَرواح، ص ۱۲۰ مفہوماً وملخصاً

2... اقتباس الانوار، ص ۳۷۳ ملخصاً

سے حاصل ہونے والے فوائد و ثمرات کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندوں کا مُعاملہ اِس کے بر عکس ہوتا ہے، وہ نُفُوسِ قُدسِیہ نہ صرف اپنی حیاتِ ظاہری میں مخلوقِ خُدا کو فائدے پہنچاتے اور اُن کی خالی جھولیوں کو مُراد سے بھرتے ہیں، بلکہ اُن کی عنایتوں اور نوازشوں کا یہ سلسلہ بعدِ وصال بھی جاری وساری رہتا ہے۔ دُکھیارے، بے سہارے، غم کے مارے، اولاد کی نعمت کے طلبگار، ڈاکٹروں اور حکیموں کی جانب سے لَاعِلاج قرار دیئے جانے والے اور گُناہوں کی آلودگیوں سے نجات پانے کے خواہش مند ہزارہا افراد اُن کے آستانوں پر آتے اور مَن کی مُرادیں پاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا مُعینُ الدِّین حَسَن سَنْجَری چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وہ عظیم ولی ہیں کہ جب تک آپ حیاتِ ظاہری سے مُتَّصِف رہے، مخلوقِ خُدا کو فیضاب فرماتے رہے اور آج جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کو صدیاں گُزر چکی ہیں، مگر اِس کے باوجود بھی آپ کا بابِ کرم آپ کے چاہنے والوں کیلئے اُسی طرح کُھلا ہوا ہے، آج بھی لوگوں کے دلوں پر آپ کی حُکمرانی کا سِکّہ قائم ہے، نیز مزارِ پُر انوار پر آنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے شِفا دیتے اور اُن کی دَستگیری فرماتے ہیں۔

یا مُعینَ الدِّین! آؤ اب مدد کے واسطے
ہو کرم بدحال پر اے چشتیوں کے تاجدار

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص222)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے مزید دو(2) کرامات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانۂ مُبارکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُرباء ومَساکین آتے اور سیر ہو کر کھاتے۔ خادم جب اَخراجات کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصلّٰی کا کنارہ اُٹھا دیتے، جس کے نیچے رحمتِ اِلٰہی سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خادم سے فرماتے کہ آج کے لنگر کیلئے جتنی رقم کی ضرورت ہے، یہاں سے اُٹھا لو، چُنانچہ خادم حسبِ ضرورت لے لیتا۔(1)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا حِصّہٴ جُود و سَخا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا بَرکات احمد صاحب مرحوم (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) جو میرے پیر بھائی اور میرے والدِ ماجِد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے۔ اُنہوں نے مجھ سے بیان کِیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مُسلِم جس کے سَر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قَدر تھے، ٹھیک دو پہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "اے خواجہٴ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! جلن ہو رہی ہے۔" تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچّھا ہو گیا ہے۔(2)

خواجہٴ ہِند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا کبھی مَحروم نہیں مانگنے والا تیرا

جو گیا اجمیر میں دل کی مُرادیں پا گیا میرے خواجہ کے سخی دربار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فیضانِ خواجہ غریب نواز" کا تعارف

1...اقتباس الانوار، ص۳۶۷ ملخصًا

2...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۸۴ بتغیر قلیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خواجۂ خواجگان حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونے اور آپ کی سیرت و کرامات سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 2 رسالے، **"خوفناک جادوگر اور فیضانِ خواجہ غریب نواز"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان رِسالوں میں خواجہ غریب نواز کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت، آپ کی سادگی، پڑوسیوں سے حُسنِ سُلوک، عفوودرگزر، خوفِ خُدا، مُسلمانوں کی پردہ پوشی، ملفوظات اور کرامات کو انتہائی حسین و آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی ان رِسالوں کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرماکر خُود بھی اِن کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ان رِسالوں کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے عطائے رسول، بہارِ چشت کے پھول حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات سُننے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ساری زندگی دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے کوشاں رہے، اس مقصد کے حصول کیلئے دیگر بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر سفر فرمائے نیز اس راہ میں آنے والی تکالیف کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ کی کرامات اور رُعب و دبدبہ دیکھ کر بے شُمار غیر مُسلموں نے اسلام قبول کِیا اور لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا۔ حاکمِ سبزوار جو کہ ایک ظالم و جابر حکمران تھا، مگر آپ کی کرامت کی برکت سے اُسے تمام بُرے عقیدوں اور گُناہوں سے توبہ کی

توفیق نصیب ہوئی حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے اپنی خلافت سے بھی نوازا۔ آپ کی ایک کرامت یہ بھی تھی کہ جادوگروں نے جب آپ کا مقابلہ کرنا چاہاتو آپ نے اُن کے جادو کے اَثر کو زائل کر دیااور آیۃُ الکرسی پڑھ کر دَم کی ہوئی مٹی اُن پر پھینکی، تواُن کے جسم میں ہلنے جُلنے کی طاقت ہی نہ رہی بلکہ اُن کا مذہبی پیشوا آپ کی کرامت دیکھ کر مُشَرَّف بہ اسلام ہو گیا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کو سینکڑوں مِیل دُور کی آوازیں سُننے اور مُردے زندہ کرنے کے علاوہ دیگر کئی کرامتوں سے نوازا تھا، یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی جُوتیاں آگ میں ڈالیں، تو آگ نے اُنہیں نہ جلایا نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کراماتی طور پر ہر رات اپنے حُجرے سے ہزاروں مِیل دُور واقع بیتُ اللہ شریف جاکر رات بھر طواف میں مشغول رہتے اور فجر سے پہلے واپس تشریف لے آتے، آپ کے دربار میں سائلین کی آمد ورَفْت رہتی اور آپ اپنے مُصَلّے کے نیچے سے رحمتِ الٰہی کے خزانے اُن میں تقسیم فرماتے رہتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں   نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنّتیں و آداب سُنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[1] ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحم فرمائے۔[2] ❀ چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چُھپائیے اور آواز آہِستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے۔[3] ❀ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے (خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحْطَاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے) بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے ❀ سُننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[4] ❀ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے: یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[5] ❀ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[6] ❀ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1… بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

2… معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

3… رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۸۴

4… بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۱۱۹/

5… فتاویٰ ہندیۃ، ۵/۳۲۶

6… مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶

7… مرقاۃ المفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے ، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

1۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4۔۔۔القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(3)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3۔۔۔تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵